OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 2, July - Dec 2020
DOI:10.51665/al-duhaa.001.02.0011 , PP: 41-52

ریاستِ مدینہ میں بازاروں کی نگرانی (مانیٹرنگ) کا تصور اور اس کی عصری معنویت: تحقیقی جائزہ

The Concept of Market Monitoring in the State of Madina and its Relevance in Modren era: Reseach Analysis

Published: 28-12-2020
Accepted: 26-11-2020
Received: 25-10-2020

Saeedulhaq Jadoon
Lecturer, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: saeedulhaqjadoon@gmail.com

Ijaz Khan
Lecturer (v) Department of Political Science, Hazara University, Mansehra
Email: kejaz88@yahoo.com

Abstract

The monitoring system in state departments/institutions is extremely significant and important in any setup/government. The working of the state system becomes coherent and meaningful, and institutions and organizations become proactive under effective monitoring. Also, in the masses, it encourages trust in state and state departments/organizations, and a healthily prosperous society develops. In a society without a proficient monitoring system, institutions become victim of inefficiency, negligence, and lack of interest and lethargy, and thus become meaningless and ineffective. In today's world monitoring is given its due weight, and the services of various agencies/organizations are hired for the purpose of monitoring. The concept of monitoring (and accountability) is not a new one, however; Islam introduced the idea earlier when the world was ignorant of it at large. It is evident from the records of the holy life of the Prophet Muhammad (SAW) that he himself held monitoring absolutely important. In the state of Madina prophet (SAW) himself monitoried the market Groceries and its rates.market monitoring is very important for the Control of inflation.

From various historical accounts, it is clear that the four Pious Caliphs made the system of monitoring more established and organized according to the specific conditions and needs of their times, Specially in the monitoring of market they organized a proper system. Their principle of market monitoring is an example that still can and should be followed. In the present Reseach study, a survey/analysis of the concept and principles of market monitoring prevalent during the holy life of the Prophet and the early caliphate system is given. In the light of/From the perspective of these guiding principles, an analysis of the modern system of market monitoring and its utility/practicality is presented.

Keywords *Market Monitoring, State of Madina, Modren era, Prophet Muhammad (SAW), system, organizations.*

تمہید

ریاستی اداروں کی مانیٹرنگ سسٹم کسی بھی ریاست میں نہایت اہم اور ضروری ہے مانیٹرنگ سے ریاست کا نظام مربوط اور ادارے فعال ہو جاتے ہیں۔ اداروں میں منظّم مانیٹرنگ سے ریاست پر عوام کا اعتماد بڑھتا رہتا ہے اور ایک خوشحال معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ جس معاشرے میں مانیٹرنگ سسٹم نہ ہو وہاں کے ادارے عام طور پر کام چوری، غفلت اور تساہل پسندی کا شکار ہو کر بے معنی رہ جاتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں عالمی سطح پر مانیٹرنگ سسٹم کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اور اس مقصد کے لئے مختلف اداروں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی جدید تصور اور طریقہ کار نہیں بلکہ اسلام نے آج سے صدیوں پہلے یہ تصور پیش کیا ہے جب کہ دنیا اس سے بے خبر تھی۔ آج بازاروں کی مانیٹرنگ نہ ہونے کی وجہ سے نرخ بڑھ رہے ہیں اور مہنگائی کا ایک طوفان برپا ہے۔ اس لئے اس قضیہ کے حل کے لئے سیرت طیبہ کا مطالعہ کرکے اس کے تناظر میں مانیٹرنگ سسٹم متعارف کرنا چاہئے۔

سیرتِ طیبہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود مانیٹرنگ کو بڑی اہمیت دی۔ کئی روایات سے اس کا اندازہ ہوتا ہے اس کے بعد حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس نظام کو اپنے زمانے کے احوال اور لوگوں کے عرف و رواج کے مطابق مزید مضبوط اور منظّم طریقے سے اپنایا۔ یہ اصول عہد حاضر کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

بازاروں میں آج ایسے معاملات ہیں جن کا شرعی حل اس وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس حل کے لئے مانیٹرنگ کی ضرورت ہے۔ ملٹی لیول مارکیٹنگ میں آج کل ایسے ادارے وجود میں آئے ہیں جو مختلف اسکیموں کو ممبر در ممبر آگے بڑھاتے ہیں، اس کا شرعاً حکم کیا ہے؟ اس طرح تجارتی انعامی اسکیمیں جو بازاروں میں مروج ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ [1] اس طرح کئی مسائل ہیں جن کی مانیٹرنگ از حد ضروری ہے۔ اس لئے اس ریسرچ پیپر میں مانیٹرنگ کے حوالے سے اسلام کے پیش کردہ تصورات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جو عہد رسالت و عہد صحابہ میں رائج تھا نیز ان اصول کے تناظر میں موجودہ زمانے میں مانیٹرنگ کی عصری معنویت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

اس موضوع پر جزوی طور پر مختلف کتابوں میں مواد موجود ہیں تاہم مستقل کتابیں بھی موجود ہیں۔ حسبہ کے حوالے سے امام ابن تیمیہؒ کی "الحسبۃ فی الإسلام"، الماوردی کی "الأحکام السلطانیۃ"، عبدالرحمٰن بن حسن کی إہمیۃ الحسبۃ فی النظام الإسلامی اور محمد بن محمد القرشی کی "معالم القربۃ فی طلب الحسبۃ" اہم مصادر ہیں لیکن ان مصادر میں کسی ریاست میں حسبہ کے مجموعی نظام کو زیر بحث لایا گیا ہے جب کہ اس ریسرچ پیپر میں اس نظام میں سے صرف بازاروں کی نگرانی کے عنوان کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے اور اس کا معاصر نظام سے تطبیق کیا گیا ہے جو سابقہ لٹریچر سے مختلف ہے۔

مانیٹرنگ سسٹم کا تعارف

فقہائے کرام نے مانیٹرنگ سسٹم کے لئے عربی زبان میں "حسبہ" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ حسبہ کی تعریف مختلف اہل علم نے کی ہے۔ جمہور فقہاء کرام نے حسبہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

عرفها جمهور الفقهاء بأنها الأمر بالمعروف إذا ظهر تركه ، والنهي عن المنكر إذا ظهر فعله[2]

حسبہ (مانیٹرنگ) معروف (نیکی) کا حکم کرنا ہے جب اس کو ظاہراً چھوڑا جائے اور منکر سے منع کرنا ہے جب اس کا علی الاعلان ارتکاب ہونے لگے۔

خلاصہ کلام یہ کہ مانیٹرنگ کا تصور اسلام نے دیا ہے جس کا مقصد اچھے کاموں کی ترویج اور برے کاموں کا ازالہ ہے بازاروں کی نگرانی ایک اہم اور بنیادی کام ہے جس سے مہنگائی کا روک تھا ہوتا ہے۔

مانیٹرنگ کے اہداف و مقاصد

مانیٹرنگ کا مقصد چونکہ اسلامی ریاست کو شریعتِ مطہرہ کے سانچے میں ڈالنا ہے، اس لئے اس ادارے کا تعلق تمام سرکاری اداروں سے ہے، کوئی ادارہ اور رعایا کا کوئی فرد اس ادارے کے اثر سے باہر نہیں، جہاں معروف چھوڑا جارہا ہو یا منکر فروغ پاتا ہو وہاں پر حسبہ معروف کے فروغ اور منکر کے ازالہ میں مصروفِ عمل ہوگا، اس سے اس عظیم ادارے کی وسعت کا اندازہ ہو جاتا ہے، تاہم یہاں پر بازاروں، تجارتی معاملات اور مالیات کے حوالے سے مانیٹرنگ کے چند اہم اہداف ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں:

1۔ زکوۃ کی ادائیگی کی مانیٹرنگ

زکوۃ کی ادائیگی کے لئے مانیٹرنگ کی ضرورت ہے رسول اللہ ﷺ کے دور میں زکوۃ کو جمع کرنے کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی ہوتی تھی جو زکوۃ کو جمع کرنے کی ذمہ داری نبھاتے تھے قرآن کریم نے زکوۃ کی مانیٹرنگ اور اس کے جملہ ذمہ داریوں کو مملکتِ اسلامیہ کی دوسری ذمہ داری بیان فرمائی ہے۔[3]

2۔ بازاروں سے نشہ آور اشیاء کا روک تھام

نشہ آور اشیاء معاشرے کے لئے بالخصوص نوجوانوں کے لئے نہایت خطرے کا باعث ہے۔[4] عموماً بازاروں میں نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے اس لئے حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بازاروں کی مانیٹرنگ کرکے خرید وفروخت کی جگہوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد اس کا قلع قمع کریں۔

3۔ بازاروں میں ملاوٹ اور دھوکہ دہی کا سد باب

تجارتی معاملات، خرید وفروخت میں دھوکہ دہی، دغا بازی، جھوٹ، ملاوٹ اور ناپ تول میں کمی وغیرہ منکرات اور مختلف قسم کی برائیوں کا خاتمہ کرنا مانیٹرنگ کی ذمہ داری ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: محتسب لوگوں کو منکرات مثلاً جھوٹ، خیانت، ناپ تول میں کمی، اشیاء سازی اور خرید وفروخت میں دھوکہ دہی اور ملاوٹ سے منع کرے گا۔[5]

4۔ ہوٹلوں اور تجارتی سامان تیار کرنے والوں کی نگرانی

مانیٹرنگ کی ذمہ داریوں میں یہ بھی داخل ہے کہ اشیائے خورد ونوش جیسے ہوٹلوں میں روٹی بنانے اور مختلف اقسام کے سالن کی چیکنگ کریں تاکہ کوئی ہوٹل غیر معیاری یا مضر صحت اشیاء کا استعمال نہ کرے۔ اسی طرح ہر وہ فیکٹری جو سامان تجارت تیار کرتی ہے اس کی نگرانی کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مختلف قسم کے لباس بنانے والی فیکٹریوں، کارخانوں اور کپڑا سینے والے درزیوں کی نگرانی کرنا بھی حسبہ کی ذمہ داری ہے تاکہ یہ لوگ دھوکہ دہی، خیانت اور عیب چھپانے سے اجتناب کریں۔[6]

فکرِ اسلامی کے تناظر میں مانیٹرنگ کے حدود اور دائرہ کار

ریاست میں بازاروں کی مانیٹرنگ کی ضرورت ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ بازاروں میں مختلف نوعیت کے معاملات

ہوتے ہیں اور مختلف شعبوں سے وابستہ افراد مختلف قسم کے کاروبار بازار میں کرتے رہتے ہیں۔ ان معاملات میں بعض لوگ دھوکہ دہی، فراڈ، جھوٹ، ملاوٹ اور دیگر مختلف قسم کے مظالم کا ارتکاب کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عام لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مانیٹرنگ سسٹم کا ایک اہم اور لازمی جزو بازاروں کی نگرانی اور ان میں ہونے والی برائیوں اور مظالم کا ازالہ کرنا ہے۔ ماہرین نے جو اصول وضع کیے ہیں ان میں محتسب کی ذمہ داری کے بارے میں لکھتے ہیں:

محتسب لوگوں کو منکرات مثلاً جھوٹ، خیانت، ناپ تول میں کمی، اشیاء سازی اور خرید وفروخت میں دھوکہ دہی اور ملاوٹ سے منع کرے گا۔[7] کھانے پینے کی چیزوں کی مقدار اور معیار کا خیال رکھنا اور ہوٹلوں کی صفائی و ستھرائی اور انتظام پر نظر رکھنا بھی محتسب کی ذمہ داری ہے۔[8] محتسب (مانیٹر) غفلت کے اوقات میں بازاروں اور گلیوں کی نگرانی کرے گا اور اس مقصد کے لئے جاسوس مقرر کرے گا جو اس کی خبریں پہنچائیں۔[9]

علامہ ماوردیؒ فرماتے ہیں:

> وأما المعاملات المنكرة كالزنا والبيوع الفاسدة وما منع الشرع منه مع تراضي المتعاقدين به إذا كان متفقا على حظره فعلى والي الحسبة إنكاره والمنع منه والزجر عليه وأمره في التأديب مختلف لحسب الأحوال وشدة الحظر.[10]
>
> ترجمہ: "ناجائز معاملات جیسے زنا اور بیوعِ فاسدہ اور وہ کام جن سے شریعت نے منع فرمایا ہے جن کی حرمت متفق علیہ ہے تو محتسب (مانیٹر) کی ذمہ داری ہے کہ ان کاموں سے لوگوں کو منع کریں، اور انہیں تنبیہ کرے۔ تنبیہ کرنے میں محتسب مختلف احوال اور اشیاء کی حرمت کی طرف دیکھتے ہوئے فیصلہ کرے۔ اسی طرح محتسب پر لازم ہے کہ لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرے۔"

بازار میں دیگر شعبوں اور لوگوں کی طرح قصائیوں کی نگرانی بھی مانیٹرنگ کے ذمے ہے چنانچہ مانیٹرنگ والے قصائیوں کو بازاروں میں اور دکانوں کے سامنے جانور ذبح کرنے سے منع کریں گے تاکہ بازار میں آلودگی نہ ہو اور صفائی ستھرائی برقرار رہے۔ اسی طرح انہیں اس بات کا پابند بنائیں گے کہ وہ چھوٹے اور بڑے گوشت کو مکس نہ کریں۔ اسی طرح فربہ جانور اور کمزور جانور کا گوشت الگ کریں تاکہ کسی قسم کی دھوکہ دہی اور فراڈ نہ ہو۔[11]

اس طرح سودی معاملات اور ناجائز کاروبار سے لوگوں کو منع کرنا اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے آج بازاروں میں زیادہ تر معاملات سودی ہیں لیکن اس پر کسی قسم کی نگرانی نہیں ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: جن منکرات کا ازالہ مانیٹرنگ کے ذمے ہے ان میں تمام ناجائز معاملات جیسے سود اور قمار پر مشتمل عقود اور دیگر سارے ناجائز معاملات داخل ہیں۔[12]

مانیٹرنگ کی ذمہ داریوں میں سے سبزی فروشوں کی نگرانی بھی ہے چنانچہ یہ ادارہ سبزی اور پھل بیچنے والوں کو باسی چیزیں بیچنے سے منع کرے گا اسی طرح انہیں اس سے بھی منع کرے گا کہ وہ باسی چیز کو تازہ چیز کے ساتھ مکس کریں۔ نیز اتنی باسی سبزیوں اور پھلوں کی فروخت پر پابندی عائد کرے گا جو مضرِ صحت ہوں۔ اور انہیں پورا وزن کرنے کا پابند بنائے گا۔ اسی طرح ڈرائی کلینز کو ان کیمیکلز اور پاوڈرز کے استعمال سے منع کرے گا جو کپڑے کے لئے نقصان دہ ہوں۔[13] خلاصہ یہ کہ بازار میں ہر قسم کی دھوکہ دہی، فراڈ اور ظلم زیادتی کا سدِ باب مانیٹرنگ کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

ریاست میں بازاروں کی نگرانی کی اہمیت

اسلام نے مسلمانوں کو سیاست وحکومت اور ملکی انتظام وانصرام سمیت زندگی کے ہر شعبے کے لئے ہدایات اور راہنماء اصول دی ہیں۔ مسلمانوں کی حکومت کا اصل مقصد احیائے اسلام ہے، اس لئے اسلامی حکومت کی اولین ذمہ داریوں میں یہ شامل ہے کہ وہ اسلامی شعائر واحکام کے احیاء کے لئے ہر ممکن جد وجہد کرے گی، اس کا حکم خود قرآنِ کریم نے ان الفاظ میں دیا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾[14]

ترجمہ: "یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین کی حکومت دیں تو وہ نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ کی ادائیگی کریں، اور نیکی کا حکم کریں، اور برائی سے روکیں۔"

اس آیتِ کریمہ نے اسلامی ریاست کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ اس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مضبوط سسٹم ہو گا، جو لوگوں کو ہر قسم کی نیکی خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات اور معاشرت و قضاء سے، کا حکم کرے گی، اور رعایا کو ہر قسم کی برائیوں اور منکرات سے روکے گی۔ اور ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے مستقل افراد اور اداروں کی ضرورت ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں معروف اور نیکی کی ترغیب اور حکم دیں، اور برائیوں کی روک تھام کے سلسلے میں جد وجہد کریں۔ بازاروں میں ممنوع بیوعات سے منع کرنا بھی نہی عن المنکر ہے جو ریاست میں ایک اہم اور بنیادی کام ہے۔ اس آیت کے تناظر میں بازاروں کی نگرانی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جہاں بازاروں میں ممنوع بیوعات سے منع نہیں کیا جاتا ہے وہاں کی اقتصادی نظام برباد ہو جاتی ہے اور مہنگائی کا بوجھ عوام کے کندھوں پر پڑ جاتا ہے۔اس لئے اسلام نے اس اہم زمہ داری کی طرف توجہ مبذول کی ہے۔

ریاست مدینہ میں بازاروں کی مانیٹرنگ اور عصر جدید میں اس کی معنویت

اسلامی فلاحی ریاست کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مہنگائی نہیں ہوگی، نبی کریم ﷺ ن "ریاست مدینہ "کے نام سے جو ریاست قائم فرمائی، اس میں کسی قسم کی مہنگائی نہیں تھی، مہنگائی کے روک تھام کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک موثر حکمت عملی اختیار فرمائی، آپ ﷺ بازار کے نرخوں کا جائزہ لیتے تھے اور جو تاجر بازار کے ریٹ سے زیادہ قیمت پر فروخت کرتا تھا، اس کو منع کرتے تھے، ایک دفعہ کچھ صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے نرخوں کے بڑھانے کا مطالبہ کیا، لیکن آپ ﷺ نے انھیں اس سے منع فرمایا، علامہ سمہودی نے عہد نبوی ﷺ میں نرخوں کی بڑھتی ہوئی حالت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا عمل بیان کرتے ہوئے نقل کیا ہے:

> مر النبي صلّى الله عليه وسلم برجل يبيع طعاما في السوق بسعر أرفع من سعر السوق فقال: «تبيع في سوقنا بسعر هو أرفع من سعرنا؟!» قال: نعم يا رسول الله. قال: «صبرا واحتسابا؟» قال: نعم يا رسول الله. قال: «أبشروا فإن الجالب إلى سوقنا كالمجاهد في سبيل الله، وإن المحتكر في سوقنا كالملحد في كتاب الله».[15]

> نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اشائے خورد ونوش بازار کے نرخ سے زیادہ پر بیچ دیتے تھے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم ہمارے بازار میں ہمارے نرخ سے زیادہ پر بیچتے ہو؟ کہا: ہاں یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: صبر اور ثواب کی نیت رکھتے ہو۔اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے بیشک جو شخص کسی کو ہمارے بازار کی طرف کھینچ لیتا ہے اس کا مرتبہ اس مجاہد کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں لڑتا ہو، اور

ہمارے بازار میں ذخیرہ اندوزی کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کی کتاب میں الحاد کرنے والا۔

نبی کریم ﷺ کے طرز عمل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلامی اور فلاحی ریاست میں نرخوں کے بڑھنے کے لئے سد باب کرنا فلاحی ریاست کا تصور ہے تاکہ مہنگائی کے بوجھ تلے لوگ دب نہ جائیں، ریاست مدینہ میں مہنگائی کے سد باب کے لئے نبی کریم ﷺ نے مؤثر حکمت عملی وضع کی، جس کی وجہ سے ریاست مدینہ کے باسیوں پر مہنگائی کا بوجھ نہیں آیا، آج پاکستان سمیت اسلامی ریاستوں میں مہنگائی کا ایک طوفان برپا ہے ہر چیز پر ٹیکس لگا یا جاتا ہے، ہر چیز کی قیمت میں دن دگنی رات چوگنی اضافہ ہو رہا ہے، رعیت مہنگائی سے تنگ آئی ہے، اس لئے فلاحی ریاست کے تصور کو زندہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ریٹوں کو کنٹرول کیا جائے اور مہنگائی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے روک تھام اور سد باب کے لئے سیرت طیبہ کی روشنی میں مؤثر حکمت عملی وضع کی جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بازاروں کی نگرانی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بذاتِ خود اس کام کے لئے بازاروں کا چکر لگایا کرتے تھے۔ جب خلافتِ اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہو گیا تو آپؓ نے بازار کی نگرانی کے لئے مستقل نگران مقرر فرمائے۔ مشہور محدث محمد متقی ہندیؒ فرماتے ہیں:

عن الزهري أن عمر بن الخطاب استعمل عبد الله بن عتبة على السوق.[16]

امام زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عتبہؓ کو بازار کی نگرانی پر مقرر فرمایا۔

علامہ متقی ہندیؒ اس کے تحت فرماتے ہیں:

قال العلماء هذا أصل ولاية الحسبة.[17]

ترجمہ: علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ مانیٹرنگ ادارے کی بنیاد ہے۔

یعنی اس سے پہلے اگرچہ مانیٹرنگ سسٹم موجود تھا مگر اس کو باقاعدہ ادارے کی حیثیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دی ہے۔ اسلامی ریاست میں ملاوٹ کے انسداد کیلئے ایک نگران اور محکمہ کی ضرورت ہوتی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک گوالے نے دودھ لایا جس میں پانی ملایا تھا۔ آپ نے اس گوالے کا پانی ملا دودھ زمین پر بہادیا۔[18]

بازاروں کی مانیٹرنگ: سیرتِ طیبہ اور معاصر پاکستانی قوانین

بازار کی مانیٹرنگ ایک بنیادی ذمہ داری ہے اس کی اہمیت سے نہ عہد قدیم میں انکار کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی عصر جدید میں۔ عہدِ رسالت میں خود رسول اللہ ﷺ نے بازار کی نگرانی فرمائی ہے اور روایات میں ہے کہ آپ ﷺ بازار میں پائے جانے والے غلط طریقوں اور مظالم سے لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرتے ہوئے اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈال دیا تو ہاتھ کے ساتھ کچھ نمی سی لگ گئی، آپ ﷺ نے غلے کے مالک سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) یہ بارش سے بھیگ چکا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فهلا جعلته فوق الطعام حتى يراه الناس من غشنا فليس منا[19]

آپ نے اس کو غلے کے اوپر کیوں نہ رکھا، تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے؟ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں :

والعمل على هذا عند أهل العلم كرهوا الغش، وقالوا: الغش حرام.[20]

ترجمہ: اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ سب خرید وفروخت میں دھوکہ اور فریب کو مکروہ اور حرام سمجھتے ہیں۔

مندرجہ بالا روایت کے الفاظ "من غش فليس منا" تو زبان زد عام ہیں لیکن اس جملے کے آخری جزو "فليس منا" کا مطلب کیا ہے؟ اس کی تشریح کرتے ہوئے خلیل احمد سہارنپوری رقمطراز ہیں۔

"فليس منا کے معنی ہیں: وہ ہماری سیرت اور طریقے پر چلنے والا نہیں۔ آنحضور ﷺ کی مراد اس سے یہ ہے کہ جو کوئی بھی اپنے بھائی سے دھوکہ کرے یا اسکی خیر خواہی کو نظرانداز کردے تو گویا اس نے میری تابعداری اور میرے طریقے پر چلنا چھوڑ دیا۔"[21]

ملاوٹ کے روک تھام کے لئے بازاروں کی مانیٹرنگ نہایت اہم اور ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اشیائے تجارت میں ملاوٹ وغیرہ کے انسداد کی آنحضور ﷺ کیساتھ اتنی فکر دامن گیر تھی کہ بعض روایات کے مطابق آپ نے بازار کی نگرانی کیلئے ایک صحابی کا تقرر کر رکھا تھا۔[22]

مذکورہ تصریحات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود مانیٹرنگ کا اہتمام فرماتے اور لوگوں کو تجارت کے غلط طریقوں، ملاوٹ اور مظالم سے روکتے تھے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بازار کی نگرانی ریاست میں کس قدر اہم اور مطلوب ہے۔ آج اس قدر زیادہ مہنگائی کی ایک وجہ بازار کی صحیح مانیٹرنگ نہ ہونا ہے۔

اسلامی قانون کے ساتھ ساتھ مروجہ پاکستانی قانون کے مطابق ملاوٹ قابل مواخذہ جرم ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۷۲ نے عمل مذکور کو قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔

Whoever adulterates any article of food or drink, so as to make such article noxious as food or drink, intending to sell such article as food or drink, or knowing it to be likely that the same will be sold as food or drink, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to six months, or with fine which may extend to one thousand taka, or with both.

ترجمہ: جو کوئی شخص کھانے پینے کی اشیاء میں اس طرح ملاوٹ کرے کہ مذکورہ چیز کو کھانے پینے کے لئے مضر بنادے' اس نیت سے کہ مذکورہ چیز کو یہ جانتے ہوئے کہ اس امر کا امکان ہے کہ اسے کھانے پینے کی چیز کے طور پر فروخت کیا جائے گا یا مذکورہ چیز کو وہ کھانے کی چیز کے طور پر خود فروخت کرے تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے' دی جائے گی یا سزائے جرمانہ کے ساتھ جو ایک ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا بغیر جرمانہ یا دونوں ایک ساتھ دی جائیں گی۔

قدیم عرب اور معاصر پاکستانی بازاروں میں دھوکہ دہی کی مختلف صورتوں کا تطبیقی جائزہ

اسلام تمام معاملات میں اور خصوصاً خرید وفروخت کے معاملے میں دھوکہ دہی کو برداشت نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بیع میں عیب ہو تو اسلام نے اس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب قرار دیا ہے۔ چھپانا حرام اور سخت گناہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عیب کو چھپانے کی وعید بیان فرمائی ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے :

"من باع عيبا لم يبينه، لم يزل في مقت الله، ولم تزل الملائكة تلعنه"[23]

ترجمہ: "جس کسی نے ایسے عیب کے ساتھ کوئی شے فروخت کی جس پر اس نے (خریدار) کو آگاہ نہیں کیا تھا۔ وہ ہمیشہ اللہ کے غصہ میں رہے گا، یا فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے عرب کے بازاروں میں مختلف قسم کے بیوعات سے منع فرمایا ہے اگر کوئی شخص بازار کی نگرانی نہیں کرتا اس کو کیسے معلوم ہوگا کہ لوگ کس طرح کے معاملا چل رہے ہیں ۔ موجودہ پاکستانی بازاروں میں دھوکہ دہی کا ایک سلسلہ شروع ہے۔اس سلسلے میں چندوہ بیوعات جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایاا وہ حسب ذیل ہیں:

1۔زبردستی سے بیع سودا کرنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے جبر اور زبردستی سے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع المضطر-[24]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے جبر اور زبردستی کے معاملہ کو منع فرمایا ہے۔

2۔دھوکہ دہی پر مشتمل معاملات

وہ معاملہ جس میں دھوکہ اور فریب مضمر ہو،مثلاً ایک شے کی خریدوفروخت منظور ہے، مگر خاص غرض کے ماتحت معاملہ میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا اور ایک دوسری شے کے ضمن میں اسے لے لیا گیا ہے اس طرح کہ اگر ضمنی شے جو بہت ناقص ہے، یا سب سے بہتر ہے اس معاملہ کے اندر شامل ہو گئ تو معاملہ کرلیا ورنہ معاملہ کی تمام شرائط مکمل ہو جانے کے بعد معاملہ سے انکار کردیا۔اس طرح کے معاملات سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ایک روایت میں ہے:

نهى عن بيع الحصاة، وبيع الغرر[25]

ترجمہ: ''رسول اللہ نے کنکری پھینک کر کسی شے کی خریداری کرنے کو اور دھوکے کے معاملہ کو حرام قرار دیا ہے۔''

پاکستانی سماج میں کئی معاملات کی بنیاد غرر ہے لیکن افسوس کہ آج کل لوگ دین سے دوری کی وجہ سے صحیح اور غلط کی پہچان بھی نہیں کرسکتے ہیں اکثر اوقات دیندار لوگ بھی ایسے بیوعات کرلیتے ہیں جو شرعاً ممنوع ہوتے ہیں۔اس لئے اس وقت کا تقاضا ہے کہ فقہ المعاملات سے عوام الناس کو اور بالخصوص تجار کو خبردار کیا جائے۔

3۔ملامسہ اور منابذہ سے ممانعت

رسول اللہ ﷺ عرب کے تمام معاملات اور طرق تجارت سے واقف تھے اس لئے عرب میں ناجائز معاملات میں سے ایک ملامسہ اور منابذہ ہے آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

«أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ»[26]

''کسی چیز کو صرف چھودینے یا کسی چیز کو صرف فروخت کرنے والے یا خریدنے والے پر ڈال دینے سے خرید وفروخت کا معاملہ کرنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے''

یہ سب کچھ اس لئے ناجائز ہیں کہ اس قسم کے تمام معاملات کی بنیاد فریب اور دھوکہ دہی پر ہے، جو اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے بحثیت محتسب اعلی ان بیوعات کا جائزہ لے کر اس کی ممانعت کی۔ پاکستانی بازاروں میں

بھی اس طرح کے ممنوع بیوعات شروع ہیں جن کی نشاندہی مانیٹرنگ کی ذمہ داری ہے کیوں کہ ریاست میں مانیٹرنگ سے متعلقہ ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ بازاروں میں رائج ان معاملات کی نشاندہی کریں جو شرعاً ناجائز ہوں۔

4۔ احتکار کی ممانعت

آپ ﷺ نے جائز طریقہ تجارت سے نفع کمانے والے تاجر اور ذخیرہ اندوز میں فرق کرتے ہوئے فرمایا۔

«أَنَّ الْمُحْتَكِرَ مَلْعُونٌ، وَالجَالِبَ مَرْزُوقٌ» [27]

ترجمہ: ''ذخیرہ اندوز لعنتی ہے اور سوداگر کو رزق ملتا ہے۔''

ایک حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ جو تاجر احتکار (ذخیرہ اندوزی) کا عادی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی ذمہ داری سے بری ہوں گے۔

مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللهِ تَعَالَى ، وَبَرِئَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ ، [28]

ترجمہ: ''جس نے اشیائے خوردنی کی ذخیرہ اندوزی چالیس دن تک جاری رکھی تو وہ اللہ سے اور اور اللہ اسکی ذمہ داری سے بری ہوں گے۔''

پاکستان میں ذخیرہ اندوزی بہت بڑے پیمانے پر شروع ہے آئے روز اخبارات میں یہ خبریں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ اشیائے خُوردونوش کی بحران کی وجہ ذخیرہ اندوزی ہے۔ حال ہی میں آٹے کا بحران تھا جو کہ حکومت کے ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے پیدا ہوا ساتھ ہی چینی مہنگی فروخت ہونے کی وجہ ذخیرہ اندوزی بتائی جاتی ہے۔[29] سیرت طیبہ کے تناظر میں پاکستان میں مہنگائی پر کنٹرول کے لئے ذخیرہ اندوزی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

خلاصۂ بحث

1. اسلام نے بازاروں کی مانیٹرنگ سسٹم کا تصور پیش کیا ہے اسلام میں مانیٹرنگ ایک نہایت جامع اور وسیع معنی رکھتا ہے
2. زندگی کے تمام شعبے اور مملکت کے تمام محکمے مانیٹرنگ کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔
3. بازاروں کی مانیٹرنگ سسٹم کسی بھی مملکت کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔
4. مہنگائی کے روک تھام میں بازار کی مانیٹرنگ کا نمایاں کردار رہا ہے۔
5. ذخیرہ اندوزی کے خاتمے کے لئے بازار کی مانیٹرنگ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔
6. خوشحال اور پر امن مملکت بننے کے لئے اسلامک مانیٹرنگ سسٹم کو صحیح معنیٰ میں نافذ کرنا از حد ضروری ہے۔

نتائج بحث

1. بازاروں کی مانیٹرنگ کے مقاصد میں سے ایک نشہ آور اشیاء کا روک تھام ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ ملاوٹ اور دھوکہ دہی کو بازاروں سے ختم کیا جائے۔ اس طرح جو سامان یو خوراک بیچا جاتا ہے اس کا معیار بہتر بنایا جائے۔
2. بازاروں میں ہونے والی برائیوں اور مظالم کا ازالہ کرنے کے لئے بازاروں کی مانیٹرنگ ضروری ہے۔

3. اسلامی فلاحی ریاست کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مہنگائی نہیں ہوگی، جو دراصل بازاروں کی صحیح مانیٹرنگ کا مرہون منت ہے۔
4. بازار کی مانیٹرنگ ایک بنیادی ذمہ داری ہے اس کی اہمیت سے نہ عہد قدیم میں انکار کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی عصر جدید میں۔ عہدِ رسالت میں خود رسول اللہ ﷺ نے بازار کی نگرانی فرمائی ہے اور معاصر دور میں بھی ملاوٹ سمیت بازار کی دھوکہ دہی قابل مواخذہ جرم ہے۔
5. ذخیرہ اندوی سمیت بعض وہ جرائم ہیں جو عرب معاشرے میں موجود تھے اور آج پاکستانی سماج میں بھی موجود ہیں۔

سفارشات

1. پاکستانی بازاروں میں ذخیرہ اندوزی بہت بڑے پیمانے پر شروع ہے سیرت طیبہ کے تناظر میں مہنگائی کا اصل سبب یہی ہے اس لئے مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے ذخیرہ اندوزی کو ختم کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔
2. پاکستانی سماج میں فقہ المعاملات میں کمزوری کی وجہ سے اکثر اوقات دیندار لوگ بھی ایسے بیوعات کرلیتے ہیں جو شرعاً ممنوع ہوتے ہیں۔ اس لئے اس وقت کا تقاضا ہے کہ فقہ المعاملات سے عوام الناس کو اور بالخصوص تجار کو خبردار کیا جائے۔
3. تخصصات کے اس دور میں "فقہ المعاملات" تو ایک وسیع موضوع ہے اس کے ذیلی عنوان "فقہ السوق کے معاصر صورتوں کا فقہی جائزہ" پر مستقل کام کرنے کی ضرورت ہے جس میں قدیم مصادر کے تناظر میں بازار کے جدید مسائل پر تحقیق کرنے کی تجویز پیش کی جاتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی حوالہ جات

[1] مفتی محمد جعفر ملی رحمانی، دورِ حاضر کی بعض ناجائز تجارتی صورتیں، ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ ۱، جلد: ۹۶ (صفر المظفر ۱۴۳۳ ہجری مطابق جنوری ۲۰۱۲ء)، ص: ۱۲

Muftī Muḥammad J'far Millī Raḥmānī, Dor-e-ḥḍr kī b'ḍ nāj,z tijāratī Ṣowrtayn, Māhnāmah Dar al 'ulūm, Shumārah:01,Vol:96 (Ṣafr al muẓaffar,1433ah,Jan-2012ac),P:12*

[2] وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ، الکویت، الموسوعۃ الفقهیۃ الکویتیۃ (الکویت، دار السلاسل، س ن) ج: ۳۳، ص: ۲۸۴

Wizārat al Awqāf wa al Sh,oūn al-islāmiīah, Kwait, Al-Mawsūeh al-fiqhiyyah al-kuwaitiyah, (Dar al-Salāsil, Kwait), Vol:33,PP:284

[3] ابن تیمیۃ، الحسبۃ فی الإسلام (دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ) ۱۶

Ibn-e-Tymīyah, Al-ḥsabah fī al-islām, (Dar-Al-Kutub al-'lmiyyah, Edition:1st,Berūit), PP:16

[4] البیتی، عبد الرحمٰن بن حسن، اہمیۃ الحسبۃ فی النظام الإسلامی (المکتبۃ الشاملہ) ج: ۱، ص: ۱۴

Al-bytī, 'bd al Raḥmān bin ḥsan, Ahmiyat Al-ḥsabah fī al-niẓm al-islāmī (al-maktabah al-shāmilah), Vol:01,PP:14

[5] الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن محمد، الأحکام السلطانیۃ، (القاہرۃ، دارالحدیث، س ن) ص: ۳٦۷

Al-Māwardī, Abu Al-Ḥasan 'lī bin Muḥammad bin Muḥammad, Al-Aḥkām Al-Sulṭaniīah (Dar Al-Ḥadith, Al-Qāḥirah),PP:367

[6] ابن تیمیۃ، الحسبۃ فی الإسلام (دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الأولی)، ص: ۱۸

Ibn-e-Tymīyah, Al-ḥsabah fī al-islām,PP:18

[7] ابن تیمیۃ، الحسبۃ فی الإسلام، ص: ١٦

Ibn-e-Tymīyah, Al-ḥsabah fī al-islām,PP:16

[8] ابن تیمیۃ، الحسبۃ فی الإسلام ، ص: ۱۸

Ibn-e-Tymīyah, Al-ḥsabah fī al-islām,PP:18

[9] وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ج: ۳، ص: ۲۸۰

Wizārat al Awqāf wa al Sh,oūn al-islāmiīah, Kwait, Al-Mawsūeh al-fiqhiyyah al-kuwaitiyah, Vol:03,PP:280

[10] الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن محمد، الأحکام السلطانیۃ، (القاہرۃ، دارالحدیث، س ن)، ص: ۳٦۷

Al-Māwardī, Abu Al-Ḥasan 'lī bin Muḥammad bin Muḥammad, Al-Aḥkām Al-Sulṭaniīah (Dar Al-Ḥadith, Al-Qāḥirah),PP:367

[11] محمد بن محمد بن احمد، ابن الاخوۃ، القرشی، معالم القربۃ فی طلب الحسبۃ (کمبردج، دارالفنون، ۱۹۹۸ء) ص: ۱۰۰

Muḥammad bin Muḥammad bin Aḥmad, Ibn al-ekhwah al-Qarshī, Ma'ālim al Qurbah fī Ṭalab al Ḥasabah (Kambardaj, Dar al Funūn, 1998ac), PP:100

[12] ابن تیمیۃ، الحسبۃ فی الإسلام، ج: ۱، ص: ۲۳

Ibn-e-Tymīyah, Al-ḥsabah fī al-islām,PP:18

[13] الشیزری، عبدالرحمٰن بن نصر بن عبداللہ، نہایۃ الرتبۃ الظریفۃ فی طلب الحسبۃ الشریفۃ (بیروت، مطبعۃ لجنۃ التالیف والترجمۃ والنشر) ص: ۱۱۷

Al-Shyzrī, 'bd al-Raḥmān bin naṣar bin 'bd Allāh, Nihāyat al-Ratbat al-Ẓarīfah fī Ṭalab al-Ḥasabah al-Sharīfah (Berūit: Maṭb't Lajnat al-tālīf wa al-tarjimah wa al-nashar),PP:117

[14] الحج، ۲۲: ۴۱

Al-Ḥajj, 22:41

[15] السمہودی، علی بن عبداللہ، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفیٰ (دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹)، ج: ۱، ص: ۵۴٦

Al-Samūdī, 'lī bin 'bd Allāh, Wfā, al-wfā, be Akhbār dār al-muṣtafā (Dar-Al-Kutub al-'lmiyyah, Berūit, 1419ah), Vol:01,PP:546

[16] علاء الدین، علی بن حسام الدین، کنزالعمال فی سنن الأقوال والأفعال، فصل فی القضاء والترغیب والترہیب عن القضاء، رقم: ۱۴۴٦۷

'lā, al-dīn, 'lī bin Ḥsām al-dīn, Kanz al-'mmāl fī Sunan al-aqwāl wa al-af'āl, faṣl fī al-Qaḍa, wa al-targhīb wa al-tarhīb 'n al-qaḍā,, Ḥadith #:14467

[17] ایضاً، ج: ۵، ص: ۸۱۵

Ibid, Vol:05,PP:815

[18] الشوکانی، نیل الاوطار (بیروت، داراحیاء التراث الاسلامی، ۱۹۹۸)، ج: ۲، ص: ۱۸۱

Al-Shawkānī, Nīl al-Awṭār (Dar Iḥyā, al-turāth al-Islāmī,1998) Vol:02,PP:181

[19] محمد بن حبان، التمیمی، صحیح ابن حبان، کتاب البیوع، باب ذکر الزجر من غش المسلمین بعضھم بعضا فی البیع والشراء، رقم: ۴۹۰۵

Muḥammad bin Ḥabbān, Al-tamīmī, Ṣaḥīḥ ibn-e-Ḥabbān, Kitāb al-byū',Chapter: Zikr al-Zajar Man Ghashsha al-Muslemīn B'ḍuhum b'ḍā fī al-by' wa al-Sherā,, Ḥadith # 4905

[20] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، ت بشار (بیروت، دار الغرب الإسلامی، ۱۹۹۸م)، ج: ۲، ص: ۵۹۷

Al-Tirmidhī, Muḥammad bin 'ysā, Sunan Al-Tirmidhī, (Dar al-Gharb al-Islāmī,1998ac, Berūit), Vol:02,PP:597

[21] سہارنپوری، خلیل احمد، بذل المجہود (لاہور، مکتبہ بشری، س ن)، ج: ۵، ص: ۲۰۳

Sahārnpūrī, Khalīl Aḥmad, Badhl al-Majhūd, (Maktabah Bushrā, Lahore), Vol:05,PP:203

[22] الشوکانی، نیل الاوطار (بیروت، داراحیاء التراث الاسلامی، ۱۹۹۸)، ج: ۲، ص: ۱۸۱

Al-Shawkānī, Nīl al-Awṭār (Dar Iḥyā, al-turāth al-Islāmī,1998)Vol:02,PP:181

[23] سنن ابن ماجہ، باب من باع عیبا فلیبینہ، رقم الحدیث: ۲۲۴۷

Sunan ibn-e-Mājah, Chapter: Man Bā' 'yban falyubayyinho, Ḥadith #: 2247

[24] سنن إبی داود، باب فی بیع المضطر، رقم الحدیث: ۳۳۸۲

Sunan Abī Dāūd, Chapter: fī by' al-Muḍṭr, Ḥadith #:3382

[25] مسند إحمد, ط الرسالۃ، مسند إبی ہریرۃ، رقم الحدیث: ۷۴۱۱

Aḥmad, Musnad Aḥmad, (Al-Risālah), Musnad Abī Huryrah, Ḥadith #:7411

[26] صحیح البخاری، بَابُ بَیْعِ المُنَابَذَةِ، رقم الحدیث: ۲۱۴۶

Ṣaḥīḥ al-Bukharī, Chapter: By' al-Munābidha, Ḥadith #:2146

[27] مصنف عبد الرزاق الصنعانی، باب الحکرہ، رقم الحدیث: ۱۴۸۹۳

Muṣannif 'bd al-Razzaque al-Ṣan'ānī, chapter: al-ḥkarah, Ḥadith #:14893

[28] مسند إحمد، مسند عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رقم الحدیث: ۴۸۶۹

Aḥmad, Musnad Aḥmad, , Musnad ebd Allāh bin 'umar, Ḥadith #:4869

[29] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-51482864 *Accessed on 5 January, 2021*